

## 21679- لوگوں اور حیوانات کا اٹھا ہونا

### سوال

کیا یہ ممکن ہے کہ آپ ہمیں لوگوں کے (قیامت کے دن) اٹھنے کی حالت بتائیں؟

کیا کپڑوں میں ہوں گے یا کپڑوں کے بغیر؟

اور کیا حیوانات موت کے بعد دوبارہ اٹھیں گے یا کہ نہیں؟

### پسندیدہ جواب

اللہ تعالیٰ نے قیامت کے دن کو جمع ہونے کا نام دیا ہے کیونکہ اس میں سب انسان اور جن جمع ہوں گے۔

فرمان باری تعالیٰ ہے :

(یقیناً اس میں ان لوگوں کے لئے نشان عبرت ہے جو قیامت کے عذاب سے ڈرتے ہیں یہی وہ دن ہے جس میں سب لوگ جمع کئے جائیں گے اور یہی وہ دن ہے جس میں سب لوگ حاضر کے جائیں گے) (ہود/103)

اللہ عز و جل کا فرمان ہے :

(آپ کہہ دیجئے کہ یقیناً سب پہلے اور آخری ایک مقررہ دن میں ضرور جمع کئے جائیں گے) (الواقعة/49-50)

اور فرمان ربیٰ ہے :

(جو بھی آسمان و زمین میں ہیں سب کے سب اللہ تعالیٰ کے غلام بن کر جی آئے وale ہیں ان سب کو گھیر اور سب کو پوری طرح گن بھی رکھا ہے اور یہ سارے کے سارے قیامت کے دن اکلیے اس کے پاس حاضر ہونے والے ہیں) (مریم/93-95)

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا ارشاد ہے :

(اور جس دن ہم پھرائوں کو چلانیں گے اور آپ زمین کو صاف اور کھلی ہوئی دیکھے گا اور تمام لوگوں کو ہم اٹھا کریں گے اور ان میں سے ایک کو باقی نہیں چھوڑیں گے) (الکھف/47)

تو اس جمع اور حشر میں چپا کئے اور جانور بھی شامل ہیں، شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

جیسا کہ کتاب و سنت سے ثابت ہے سب جانور اور چوپائیوں کو اللہ تعالیٰ جمع کرے گا۔

فرمان باری تعالیٰ ہے :

(اور جتنے قسم کے جاندار میں پر چلنے والے ہیں اور جتنے بھی پرندے اپنے دونوں پروں کے ساتھ اڑنے والے ہیں میں سے کوئی ایسی قسم نہیں کہ جو تمہاری طرح گروہ نہ ہوں ہم نے کتاب میں کوئی چیز نہیں پھوڑی پھر سب اپنے رب کے پاس جمع کئے جائیں گے) الانعام/38

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

(اور جب وحشی جانور اکٹھے کئے جائیں گے) الشعور/5

ارشاد باری تعالیٰ ہے :

(اور اس کی نشانیوں میں سے آسانوں اور زمین کی پیدائش اور جو کچھ اس میں جاندار ہیں ان کا پھیلانا ہے اور وہ اس پر بھی قادر ہے کہ جب چاہے انہیں جمع کر دے) الشوری/29  
اور حرف (اذا) یہ اس کے لئے ہوتا ہے جس کا موقع ضروری ہو اور اس مسئلہ میں بہت سی احادیث مشور ہیں جب اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جانوروں کو جمع کر کے قصاص لینے کے بعد انہیں کہے گا کہ اب مٹی ہو جاؤ تو وہ مٹی ہو جائیں گے تو پھر اس وقت کافر یہ کہے گا (کاش میں بھی مٹی ہو جاتا) الباء/40  
تو جو شخص یہ کہے کہ انہیں جمع اور اکٹھا نہیں کیا جائے گا وہ بہت قیمع اور خطرناک غلطی پر ہے بلکہ وہ گمراہ اور یا پھر کافر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ شیعۃ الاسلام کی بات ختم ہوئی۔

مجموع الفتاوی جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 248

امام احمد رحمہ اللہ نے حدیث نمبر 20534 (ابوذر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ :

ابوذر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرماتھے اور وہ بھریاں بھری تھیں ایک نے دوسرا کو سینگ مارا اور اسے مارڈالا راوی بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے آپ کو کہا گیا آپ کو کس چیز سے بھی آرہی ہے؟ آپ نے جواب دیا میں نے اس سے تعجب کیا ہے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے قیامت کے دن اس کا قصاص لیا جائے گا۔

امام شاکر نے اس کی سند کو حسن م McConnell کہا ہے۔ احمد

اور امام مسلم رحمہ اللہ نے حدیث نمبر 2582 (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ :

(نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم قیامت کے دن حق والوں کا حق ضرور ادا کرو گے حتیٰ کہ سینگ والی کا قصاص لیا جائے گا)

اور جنگ اسے کہتے ہیں جس کے سینگ نہ ہوں۔

(یہ واضح اور صریح نص ہے کہ قیامت کے دن چوپاٹے بھی اکٹھے ہوں گے اور ملکف آدمیوں کی طرح انہیں بھی دوبارہ اٹھایا جائے گا جیسے کہ بچوں اور پاگل اور ان کو جنہیں دعوت نہیں پہنچی اٹھایا جائے گا اور اس کے دلائل پر قرآن و سنت بھرا پڑا ہے۔

فرمان باری تعالیٰ ہے :

(اور جب وحشی جانور اکٹھے کئے جائیں گے) توجہ شرع میں وارد ہے تو اس کے ظاہر پر اجراء میں کوئی چیز مانع نہیں نہ تو عقل اور نہ ہی شرع تو اسے اس کے ظاہر پر ہی محول کیا جائے گا علماء کا کہنا ہے کہ: قیامت میں جمع کرنے اور دوبارہ اٹھانے کی یہ شرط نہیں کہ انہیں بدلت اور سزا یا اجر و ثواب ہی دیا جائے اور سینگوں والی سے بغیر سینگوں والی کا قصاص یہ قصاص تکمیل نہیں کیونکہ وہ مکلف ہی نہیں بلکہ وہ قصاص مقابلہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ اح

قیامت کے دن بندوں کو ننگے جسم اور ننکے پاؤں اور بغیر ختنہ کے اٹھا کیا جائے گا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی {جس طرح ہم نے پسلے پیدا کیا اس طرح دوبارہ لوٹا نہیں گے یہ وعدہ ہمارے ذمہ ہے لیقینا ہم اسے کرنے والے ہیں) اور سب سے پسلے جسے کپڑے پہنائے جائیں گے وہ ابراہیم علیہ السلام ہوں گے اور میری امت میں سے کچھ لوگوں کو جائیں گے تو میری طرف والے پکڑلیں گے تو میں کہوں گا میرے صحابی میرے صحابی تو مجھے کہا جائے گا کہ جب آپ نے انہیں چھوڑا تھا تو یہ اپنی ایڑیوں کے بل پھر گئے تھے تو میں بھی اسی طرح کہوں گا جس طرح کہ اللہ کے نیک بندے نے کہا تھا:

(میں جب تک ان میں تھا تو ان پر گواہ تھا تو جب تو نے مجھے فوت کر دیا تو ہی ان پر نجہبان تھا اور تو ہر چیز پر گواہ ہے اگر تو انہیں عذاب دے تو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر انہیں بخش دے تو بیشک تو غالب اور حکمت والا ہے) صحیح بخاری 3349

اور عائشہ رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(تم ننگے جسم اور ننکے پاؤں اور بغیر ختنہ کے اٹھے کے جاؤ گے عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے کہا: مر دا اور عورت میں ایک دوسرے کی طرف دیکھیں گے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معاملہ اتنا سخت ہو گا کہ یہ ان کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہو گا)

صحیح بخاری حدیث نمبر 6527

اور حدیث میں یہ بھی وارد ہے کہ انسان جن کپڑوں میں فوت ہوا ہو گا انہی میں اٹھا کیا جائے گا۔

ابو سعید خدیری رضی اللہ عنہ کی جب موت قریب آئی تو انہوں نے نے کپڑے منٹوائے اور انہیں پہن یا پھر کھنے لگے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ (بیشک میت جن کپڑوں میں فوت ہوانہ نہیں میں اسے اٹھایا جائے گا)

ابو داؤد حدیث نمبر 3114 علامہ البانی رحمہ اللہ نے سلسلہ صحیح 1671 میں اسے صحیح کہا ہے۔

اور ہو سکتا ہے کہ یہ اشکال پیدا کرے کہ پہلی حدیث میں یہ آیا ہے کہ لوگوں کو ننگا اٹھایا جائے گا تو ان احادیث میں جمع کے لئے علماء نے کی جواب دیے ہیں:

1- بیشک انہی کپڑوں میں اٹھائے جائیں گے پھر اس کے بعد بوسیدہ ہو جائیں گے تو میدان مشریع میں ننگے ہوں گے۔

2- یہ کہ اٹھائے تو ننگے ہی جائیں گے پھر جب انبیاء اور صدیقوں کو کپڑے پہنائے جائیں گے تو پھر اس کے بعد جن کپڑوں میں فوت ہوئے تھے اسی طرح کے کپڑے پہنائے جائیں گے

3- کپڑوں والی حدیث کو بعض علماء نے شہداء پر محول کیا ہے کیونکہ انہیں ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کپڑوں میں دفن کرنے کا حکم دیا ہے جن میں وہ شہید ہوں تو وہ انہی میں اٹھانے جائیں گے تاکہ لوگوں سے تیزیز ہو سکے۔

4- یہ کہ کپڑوں سے اعمال صالح مراد ہیں۔

جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے :

(اور تقویٰ کا باب سبیل ہے)

تو پھر معنی یہ ہو گا کہ بندہ اس عمل پر سبیل اٹھے گا جو اس نے عمل کیا ہو گا اگر اچھے عمل ہوں گے تو اچھائی اور اگر بے عمل ہوں گے تو بائی اس پر مندرجہ ذیل حدیث جابر رضی اللہ عنہ دلالت کرتی ہے :

جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا (ہر بندہ اس پر اٹھایا جائے گا جس پر وہ فوت ہوا ہو گا) صحیح مسلم حدیث نمبر 2878

ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کو عذاب دیتے ہیں تو ان میں جو بھی ہوا سے عذاب پہنچا ہے پھر وہ اپنے اعمال کے مطابق اٹھائے جائیں گے)

صحیح بخاری حدیث نمبر 7108

اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث بھی اس پر دلالت کرتی ہے :

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ عرفات میں ایک شخص وقوف کر رہا تھا تو اپنی سواری سے گرپا تو اس کی گردن ٹوٹ گئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : (اسے پانی اور بیری سے غسل دو اور دو کپڑوں میں کھن دے کر اسے خوب شونہ لگا و اور نہ ہی اس کا سر ڈھانپو کیونکہ یہ قیامت کے دن تبلیغ کرتا ہوا اٹھے گا)

صحیح بخاری حدیث نمبر 1265

اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(مسلمان کو جو بھی زخم اللہ تعالیٰ کے راستے میں لختا ہے وہ قیامت کے دن اسی حالت میں ہو گا کہ اگر اس میں چوک لگائی تو پھٹ پڑے اس کا رنگ تو خون کا ہو گا اور خوب شوکستوری کی ہو گی)

صحیح بخاری حدیث نمبر 237

تو اس لئے میت کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرنی چاہئے وہ اس لئے کہ اس کی زبان سے نکلنے والا آخری کلمہ وہ کلمہ طیبہ ہو اور اسی پر اسے قیامت کے دن اٹھایا جائے۔

دیکھیں فتح الباری جلد نمبر 11 صفحہ نمبر 383

اور لوگوں کو اس دن اس زمین کے علاوہ دوسری زمین پر اٹھایا جائے گا اور اس زمین کی کچھ معین خصوصیات ہوں گی جسے حدیث نے بیان کیا ہے :

سلل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا :

(قیامت کے دن لوگ ایسی زمین پر جمع کئے جائیں جو سفید اور چمکتی ہوئی ہوگی جس طرح کہ صاف لکھیہ ہو) سلل یا پھر کسی دوسرے نے یہ کہا ہے کہ اس میں کسی کائنات نہیں ہوگا۔

صحیح بخاری حدیث نمبر 6521

اور عزراء یعنی ایسی سفید جو کہ سرخی مائل ہو اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ چمکدار سفید اور قرص صاف لکھیہ جس میں چھان وغیرہ نہ ہو۔

واللہ اعلم۔